Certified

Daily JINNAH Islamabad Rawalpindi

روزنامہ جناح

اسلام آباد راولپنڈی

ایڈیٹر انچیف
محسن جمیل بیگ

جلد 18 | جمعۃ المبارک 25 ذیقعد 1441ھ 17 جولائی 2020ء 2 ساون 2077ب صفحات 8 قیمت 20 روپے | شمارہ 197
جلد 8 | جمعۃ المبارک 25 ذیقعد 1441ھ 17 جولائی 2020ء 2 ساون 2077ب صفحات 8 قیمت 20 روپے | شمارہ 197

دولت برائے انسانیت

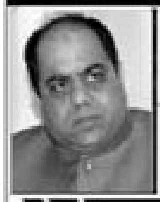

فکر فردا

ڈاکٹر مرتضیٰ مغل

ایسا ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہ اعلان کسی مسلمان ملک کے امراء کرتے۔ دنیا میں مسلمان ملکوں کی تعداد پچاس کے لگ بھگ ہے۔ بعض ممالک تو ایسے ہیں جن کے حکمران سونے سے تعمیر کردہ محلات میں رہتے ہیں، ہیرے جواہر جڑی کاروں میں سفر کرتے ہیں۔ ان کے واش رومز میں لگے کموڈ بھی چاندی کے ڈھلے ہوتے ہیں۔ دنیا کے امیر ترین لوگوں میں دس کا تعلق مسلمان ملکوں سے ہے۔ عربوں کے پاس اربوں کا شمار محال ہے، ان کی بے بہا دولت کے تذکرے میڈیا کی زینت بنتے ہیں۔ پاکستان کے دس امیر ترین لوگوں میں شاہد خان، میاں محمد منشاء، آصف علی زرداری، سر انور پرویز، میاں محمد نواز شریف، صدر الدین ہاشوانی، عبدالرزاق داؤد، ملک ریاض اور طارق سہگل جیسے لوگ موجود ہیں لیکن بعض ایسے بھی امیر ترین لوگ ہیں جو ایک دو کروڑ کی کمی سے ٹاپ ٹین میں آنے سے رہ گئے ہوں گے۔ جہانگیر ترین، علیمہ خان، جنرل کیانی کے بھائی، حلیم خان اور اسی طرح کے سینکڑوں پاکستانی ہیں جن کی دولت بے حساب ہے۔ لیکن ایسا اعلان کسی مسلمان ارب پتی کو نصیب نہیں ہوا۔

یہ دنیا کے 180 امیر ترین لوگ ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ وہ ارب پتی ہیں لیکن انسانیت کیلئے۔ ان اغنیا نے اپنی حکومتوں کو ایک کھلا خط تحریر کیا ہے کہ کورونا سے پیدا ہونے والی غربت اور بے روزگاری کا مقابلہ محض خیرات سے نہیں کیا جا سکتا لہٰذا اس کیلئے ہم امیروں پر بھاری اضافی ٹیکس لگائے جائیں۔ خط کے نیچے تمام امراء نے اپنے نام لکھے اور دستخط کئے ہیں۔ انسانیت کے ان امیر ترین دوستوں نے خط میں لکھا ہے کہ ابھی وقت ہے کہ ہم اس وبا سے بگڑنے والے معاشی توازن کو ٹھیک کر سکتے ہیں۔ حکومتیں جلدی کریں کہیں دیر نہ ہو جائے۔

جی سیون ممالک نے بھی عالمی مالیاتی اداروں سے کہا ہے کہ وہ فی الفور قرضوں کے اوپر سود معاف کر دیں کیونکہ غریب ممالک اس قابل نہیں رہے کہ وہ سود سمیت قرضے ادا کر سکیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے ایک بار پھر وارننگ دی ہے کہ کورونا کے حوالے سے غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کرنے والے ممالک موت سے مذاق کر رہے ہیں۔ کورونا سے نمٹنے کیلئے سخت اقدامات کی ضرورت ہے۔ اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ آنے والے سال میں غربت اور بے روزگاری میں ہوشربا اضافہ ہو جائیگا۔

دولت برائے انسانیت کا اعلان کرنیوالوں کا تعلق مغربی دنیا سے ہے۔ بعض کے امیر ترین لوگ پہلے ہی اپنی دولت کا ایک حصہ اس وائرس سے نمٹنے کیلئے وقف کر چکے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ مسلمان ملکوں کے امیر ترین لوگ بھی غیر مسلم ارب پتی افراد کے قافلے میں شامل ہو جائیں۔ پاکستان کے امیر ترین افراد کا اگر حکومت پر اعتماد بحال ہو جائے تو شاید وہ بھی اپنی دولت پر اضافی ٹیکس لاگو کرانے کیلئے کوئی خط لکھ دیں۔ آخر کورونا کی وجہ سے بہت سی میڈیکل اور ٹیکسٹائل ملوں کو منافع بھی ہو رہا ہے۔

دولت کا چند ہاتھوں میں ارتکاز عوام کی خوشحالی کو آہنی مٹھی میں بند کر دینا ہے۔ اسلام نے اس عمل کی سختی سے ممانعت کی ہے۔ اسلام کی منشا تو یہ ہے کہ ضرورت سے جو کچھ زائد ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دو۔ جو لوگ دولت جمع کرتے ہیں ان کو دردناک عذاب سے بار بار ڈرایا گیا ہے۔ یہاں تک بتایا گیا ہے کہ جزا و سزا کے روز طلائی سکے پگھلا کر ان کی پیٹھوں اور پیشانیوں کو داغا جائے گا۔ جب انسانیت بھوک اور غربت سے مر رہی ہو تو اللہ کی راہ کونسی ہے۔ ظاہر ہے اللہ کے بندوں کیلئے سہولتیں پیدا کرنا ہی اللہ کی پسندیدہ راہ ہے۔ آج وبائی مرض نے کاروبار ٹھپ کر دیئے ہیں۔ حکومت ویسے ہی ناسمجھ اور ناتجربہ کار ہے۔ لوگوں پر مایوسی کے دورے پڑ رہے ہیں۔ گیلپ سروے کے مطابق پاکستانیوں کی ایک کثیر تعداد اس کرونا اور اس سے پیدا ہونیوالی صورتحال سے نمٹنے کیلئے اپنے گھروں کا سامان بیچ رہی ہے۔ ایسے عالم میں دولت مندوں کی دولت کس کام آ رہی ہے۔ یہ دولت کہاں استعمال کریں گے، اسے کیا کھا جائیں گے۔ اب وقت ہے کہ بگڑتے معاشی نظام کے توازن کو سدھارنے کیلئے اپنی تجوریوں کے منہ کھول دیں۔ اگر حکومت پر اعتماد نہیں تو باہم مل کر کوئی نظام وضع کر لیں۔ لوگوں کو بے روزگار نہ کریں۔ منافع نہیں ہو رہا تو بھی تنخواہ دیتے رہیں تاکہ گھروں کے چولہے جلتے رہیں۔ اب خیرات سے کام نہیں چلے گا۔ اکٹھی کی ہوئی دولت کو بانٹنا ہوگا۔ دولت برائے انسانیت کا نعرہ لگا کر مجبور انسانوں کی زندگیوں میں آسانی پیدا کرنی ہوگی۔ آخرت سنوارنے کا اس سے بہتر موقع شاید پھر نہ مل سکے!

لاہور اسلام آباد راولپنڈی اور کراچی سے بیک وقت شائع ہونے والا کثیر الاشاعت مستند قومی اخبار
ABC Certified
Daily JINNAH Lahore
روزنامہ جناح لاہور
ایڈیٹر انچیف
محسن جمیل بیگ
جلد 18 | جمعۃ المبارک 25 ذیقعد 1441ھ 17 جولائی 2020ء 2 ساون 2077 ب صفحات 8 قیمت 20 روپے | شمارہ 236

دولت برائے انسانیت

فکر فردا

ڈاکٹر مرتضیٰ مغل

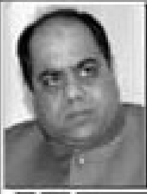

لاہور تو یہ چاہیے تھا کہ یہ اعلان کسی مسلمان ملک کے امراء کرتے۔ دنیا میں مسلمان ملکوں کی تعداد پچاس کے لگ بھگ ہے۔ بعض ممالک تو ایسے ہیں جن کے حکمران سونے سے تعمیر کردہ محلات میں رہتے ہیں، ہیرے جواہر جڑی کاروں میں سفر کرتے ہیں۔ ان کے واش روم میں لگے کموڈ بھی چاندی کے ڈھلے ہوتے ہیں۔ دنیا کے امیر ترین لوگوں میں دس کا تعلق مسلمان ملکوں سے ہے۔ عربوں کے پاس اربوں کا شمار محال ہے، ان کی بے بہا دولت کے تذکرے میڈیا کی زینت بنتے ہیں۔ پاکستان کے دس امیر ترین لوگوں میں شاہد خان، میاں محمد منشا، آصف علی زرداری، سر انور پرویز، میاں محمد نواز شریف، صدرالدین ہاشوانی، عبدالرزاق داؤد، ملک ریاض اور طارق سہگل جیسے لوگ موجود ہیں لیکن بعض ایسے بھی امیر ترین لوگ ہیں جو ایک دو کروڑ کی کمی سے ٹاپ ٹین میں آنے سے رہ گئے ہوں گے۔ جہانگیر ترین، علیمہ خان، جنرل کیانی کے بھائی، علیم خان اور اس طرح کے سیکڑوں پاکستانی ہیں جن کی دولت بے حساب ہے۔ لیکن ایسا اعلان کسی مسلمان ارب پتی کو نصیب نہیں ہوا۔

یہ دنیا کے 180 امیر ترین لوگ ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ وہ ارب پتی ہیں لیکن انسانیت کیلئے۔ ان اغنیا نے اپنی حکومتوں کو ایک کھلا خط تحریر کیا ہے کہ کورونا سے پیدا ہونے والی غربت اور بے روزگاری کا مقابلہ محض خیرات سے نہیں کیا جا سکتا لہٰذا اس کیلئے ہم امیروں پر بھاری اضافی ٹیکس لگائے جائیں۔ خط کے نیچے تمام امرا نے اپنے نام لکھے اور دستخط کئے ہیں۔ انسانیت کے ان امیر ترین دوستوں نے خط میں لکھا ہے کہ ابھی وقت ہے کہ ہم اس دنیا سے بگڑنے والے معاشی توازن کو ٹھیک کر سکتے ہیں۔ حکومتیں جلدی کریں کہیں دیر نہ ہو جائے۔

جی سیون ممالک نے بھی عالمی مالیاتی اداروں سے کہا ہے کہ وہ فی الفور قرضوں کے اوپر سود معاف کر دیں کیونکہ غریب ممالک اس قابل نہیں رہے کہ وہ سود سمیت قرضے ادا کر سکیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے ایک بار پھر وارننگ دی ہے کہ کورونا کے حوالے سے غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کرنے والے ممالک موت سے مذاق کر رہے ہیں۔ کورونا سے نپٹنے کیلئے سخت اقدامات کی ضرورت ہے۔ اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ آنے والے سال میں غربت اور بے روزگاری میں ہوشربا اضافہ ہو جائیگا۔

دولت برائے انسانیت کا اعلان کرنیوالوں کا تعلق مغربی دنیا سے ہے۔ جن کے امیر ترین لوگ پہلے ہی اپنی دولت کا ایک حصہ اس وائرس سے نپٹنے کیلئے وقف کر چکے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ مسلمان ملکوں کے امیر ترین لوگ بھی غیر مسلم ارب پتی افراد کے قافلے میں شامل ہو جائیں۔ پاکستان کے امیر ترین افراد کا اگر حکومت پر اعتماد بحال ہو جائے تو شاید وہ بھی اپنی دولت پر اضافی ٹیکس لاگو کرانے کیلئے کوئی خط لکھ دیں۔ آخر کورونا کی وجہ سے بہت سی میڈیکل اور ٹیکسٹائل ملوں کو منافع بھی ہو رہا ہے۔

دولت کا چند ہاتھوں میں ارتکاز عوام کی خوشحالی کو آہنی مٹھی میں بند کر دیتا ہے۔ اسلام نے اس عمل کی سختی سے ممانعت کی ہے۔ اسلام کی منشا تو یہ ہے کہ ضرورت سے جو کچھ زائد ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دو۔ جو لوگ دولت جمع کرتے ہیں ان کو دردناک عذاب سے بار بار ڈرایا گیا ہے۔ یہاں تک بتایا گیا ہے کہ جزا و سزا کے روز طلائی سکے پگھلا کر ان کی پیٹھوں اور پیشانیوں کو داغا جائے گا۔ جب انسانیت بھوک اور غربت سے مر رہی ہو تو اللہ کی راہ کونسی ہے۔ ظاہر ہے اللہ کے بندوں کیلئے سہولتیں پیدا کرنا ہی اللہ کی پسندیدہ راہ ہے۔ آج وبائی مرض نے کاروبار ٹھپ کر دیے ہیں۔ حکومت ویسے ہی نا سمجھ اور ناتجربہ کار ہے۔ لوگوں پر مایوسی کے دورے پڑ رہے ہیں۔ گیلپ سروے کے مطابق پاکستانیوں کی ایک کثیر تعداد اس کرونا اور اس سے پیدا ہونیوالی صورتحال سے نپٹنے کیلئے اپنے گھروں کا سامان بیچ رہی ہے۔ ایسے عالم میں دولت مندوں کی دولت کس کام آئے گی۔ یہ دولت کہاں استعمال کریں گے، اسے لیکر کہاں جائیں گے۔ اب وقت ہے کہ بگڑتے معاشی نظام کے توازن کو سدھارنے کیلئے اپنی تجوریوں کے منہ کھول دیں۔ اگر حکومت پر اعتماد نہیں تو باہم مل کر کوئی نظام وضع کر لیں۔ لوگوں کو بے روزگار نہ کریں۔ منافع نہیں ہو رہا تو بھی تنخواہ دیتے رہیں تاکہ گھروں کے چولہے جلتے رہیں۔ اب خیرات سے کام نہیں چلے گا۔ اکٹھی کی ہوئی دولت کو بانٹنا ہوگا۔ دولت برائے انسانیت کا نعرہ لگا کر مجبور انسانوں کی زندگیوں میں آسانی پیدا کرنی ہوگی۔ آخرت سنوارنے کا اس سے بہتر موقع شاید پھر نہ مل سکے!

ABC Certified لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی اور کراچی سے بیک وقت شائع ہونے والا کثیر الاشاعت مستند قومی اخبار

Daily JINNAH KARACHI

روزنامہ جناح کراچی

ایڈیٹر انچیف
محسن جمیل بیگ

جلد 8 | جمعۃ المبارک 25 ذی قعدہ 1441ھ 17 جولائی 2020ء 2 ساون 2077ب صفحات 8 قیمت 20 روپے | شمارہ 197

دولت برائے انسانیت

فکر فردا

ڈاکٹر مرتضیٰ مغل

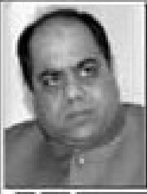

ا ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہ اعلان کسی مسلمان ملک کے امراء کرتے۔ دنیا میں مسلمان ملکوں کی تعداد پچاس کے لگ بھگ ہے۔ بعض ممالک تو ایسے ہیں جن کے حکمران سونے سے تعمیر کردہ محلات میں رہتے ہیں، ہیرے جواہر جڑی کاروں میں سفر کرتے ہیں۔ ان کے واش روم میں لگے کموڈ بھی چاندی کے ڈھلے ہوتے ہیں۔ دنیا کے امیر ترین لوگوں میں دس کا تعلق مسلمان ملکوں سے ہے۔ عربوں کے پاس اربوں کا شمار محال ہے، ان کی بے بہا دولت کے تذکرے میڈیا کی زینت بنتے ہیں۔ پاکستان کے دس امیر ترین لوگوں میں شاہد خان، میاں محمد منشا، آصف علی زرداری، سر انور پرویز، میاں محمد نواز شریف، صدر الدین ہاشوانی، عبدالرزاق داؤد، ملک ریاض اور طارق سہگل جیسے لوگ موجود ہیں لیکن بعض ایسے بھی امیر ترین لوگ ہیں جو ایک دو کروڑ کی کمی سے ٹاپ ٹین میں آنے سے رہ گئے ہوں گے۔ جہانگیر ترین، علیمہ خان، جنرل کیانی کے بھائی، علیم خان اور اس طرح کے سیکڑوں پاکستانی ہیں جن کی دولت بے حساب ہے۔ لیکن ایسا اعلان کسی مسلمان ارب پتی کو نصیب نہیں ہوا۔

یہ دنیا کے 180 امیر ترین لوگ ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ وہ ارب پتی ہیں لیکن انسانیت کیلئے۔ ان اغنیا نے اپنی حکومتوں کو ایک کھلا خط تحریر کیا ہے کہ کورونا سے پیدا ہونے والی غربت اور بے روزگاری کا مقابلہ محض خیرات سے نہیں کیا جا سکتا لہٰذا اس کیلئے ہم امیروں پر بھاری اضافی ٹیکس لگائے جائیں۔ خط کے نیچے تمام امرا نے اپنے نام لکھے اور دستخط کئے ہیں۔ انسانیت کے ان امیر ترین دوستوں نے خط میں لکھا ہے کہ ابھی وقت ہے کہ ہم اس دنیا سے بگڑنے والے معاشی توازن کو ٹھیک کر سکتے ہیں۔ حکومتیں جلدی کریں کہیں دیر نہ ہو جائے۔

جی سیون ممالک نے بھی عالمی مالیاتی اداروں سے کہا ہے کہ وہ فی الفور قرضوں کے اوپر سود معاف کر دیں کیونکہ غریب ممالک اس قابل نہیں رہے کہ وہ سود سمیت قرضے ادا کر سکیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے ایک بار پھر وارننگ دی ہے کہ کورونا کے حوالے سے غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کرنے والے ممالک موت سے مذاق کر رہے ہیں۔ کورونا سے نمٹنے کیلئے سخت اقدامات کی ضرورت ہے۔ اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ آنے والے سال میں غربت اور بے روزگاری میں ہوشربا اضافہ ہو جائیگا۔

دولت برائے انسانیت کا اعلان کرنے والوں کا تعلق مغربی دنیا سے ہے۔ چین کے امیر ترین لوگ پہلے ہی اپنی دولت کا ایک حصہ اس وائرس سے نمٹنے کیلئے وقف کر چکے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ مسلمان ملکوں کے امیر ترین لوگ بھی غیر مسلم ارب پتی افراد کے قافلے میں شامل ہو جائیں۔ پاکستان کے امیر ترین افراد کا اگر حکومت پر اعتماد بحال ہو جائے تو شاید وہ بھی اپنی دولت پر اضافی ٹیکس لاگو کرانے کیلئے کوئی خط لکھ دیں۔ آخر کورونا کی وجہ سے بہت سی میڈیکل اور ٹیکسٹائل ملوں کو منافع بھی ہو رہا ہے۔

دولت کا چند ہاتھوں میں ارتکاز عوام کی خوشحالی کو آہنی مٹھی میں بند کر دیتا ہے۔ اسلام نے اس عمل کی سختی سے ممانعت کی ہے۔ اسلام کی منشا تو یہ ہے کہ ضرورت سے جو کچھ زائد ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دو۔ جو لوگ دولت جمع کرتے ہیں ان کو دردناک عذاب سے بار بار ڈرایا گیا ہے۔ یہاں تک بتایا گیا ہے کہ جزا و سزا کے روز طلائی سکے پگھلا کر ان کی پیشانیوں اور پشتوں کو داغا جائے گا۔ جب انسانیت بھوک اور غربت سے مر رہی ہو تو اللہ کی راہ کونسی ہے۔ ظاہر ہے اللہ کے بندوں کیلئے سہولتیں پیدا کرنا ہی اللہ کی پسندیدہ راہ ہے۔ آج وبائی مرض نے کاروبار ٹھپ کر دیئے ہیں۔ حکومت ویسے ہی نا سمجھ اور ناتجربہ کار ہے۔ لوگوں پر مایوسی کے دورے پڑ رہے ہیں۔ گیلپ سروے کے مطابق پاکستانیوں کی ایک کثیر تعداد اس کورونا اور اس سے پیدا ہونے والی صورتحال سے نمٹنے کیلئے اپنے گھروں کا سامان بیچ رہی ہے۔ ایسے عالم میں دولت مندوں کی دولت کس کام آئے گی۔ یہ دولت کہاں استعمال کریں گے، اسے لے کر کہاں جائیں گے۔ اب وقت ہے کہ بگڑتے معاشی نظام کے توازن کو سدھارنے کیلئے اپنی تجوریوں کے منہ کھول دیں۔ اگر حکومت پر اعتماد نہیں تو باہم مل کر کوئی نظام وضع کر لیں۔ لوگوں کو بے روزگار نہ کریں۔ منافع نہیں ہوتا تو بھی تنخواہ دیتے رہیں تاکہ گھروں کے چولہے جلتے رہیں۔ اب خیرات سے کام نہیں چلے گا۔ اکٹھی کی ہوئی دولت کو بانٹنا ہوگا۔ دولت برائے انسانیت کا نعرہ لگا کر مجبور انسانوں کی زندگیوں میں آسانی پیدا کرنی ہوگی۔ آخرت سنوارنے کا اس سے بہتر موقع شاید پھر نہ مل سکے!